قسط ۲

حکومتِ برطانیہ کے پہلے قاضی القضاۃ

مولانا نجم الدین علی خاں علوی ثاقب کاکوروی

مسعود انور علوی کاکوروی - ریسرچ اسکالر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مفتی حکیم الدین خاں: آپ مولانا قاضی القضاۃ کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ سنہ ۱۱۹۴ھ (۱۷۸۰ء) کو کاکوری میں پیدا ہوئے آپ نے بھی جملہ علوم کی تحصیل و تکمیل اپنے والد ماجد لکھنؤی اور مولوی فضل اللہ نیوتنوی سے کی حضرت شاہ محمد کاظم قلندر (م سنہ ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء) سے بیعت کی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد محکمۂ ججی میں سرشتہ دار ہوئے پھر صدر امینی کے عہدہ پر مامور ہوئے اس کے بعد عہدہ صدر الصدوری سے پنشن لے کر کاکوری میں مستقل قیام کیا۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا ایسا کہ انتقال کے وقت بھی ہدایہ کی شرح فتح القدیر پاس موجود تھی ۱۰ جمادی الاول روز شنبہ سنہ ۱۲۶۹ھ (۱۸۵۳ء) کو وفات پائی اور اپنی والدہ کے حظیرہ واقع محلہ کماری کنواں چاند محل کاکوری میں جانب مغرب دفن ہوئے۔

آپ کے صاحبزادے محی الدین خاں ذوق نے تاریخ کہی۔

الحق آں قبلۂ دیں قدوۂ خاصانِ خدا زیں جہاں بار سفر بست سوئے دار بقا

۱۲۶۰ ف ۱۸۵۳ء

کلک ماسال وفاتش بہ صد آلام نبشت   روز شنبہ نہم از شہر جمادی الاولیٰ

۱۲۶۹ھ   سمبت ۱۹۰۹

قاضی علیم الدین خاں خلف سوئم قاضی القضاۃ صاحب ممدوح کے ایک جید عالم تھے کتب درسیہ کی تکمیل اپنے والد ماجد، مولانا عبد الواجد خیر آبادی، مولوی فضل اللہ نیوتنوی اور ملا عماد الدین لبکنی سے کی کچھ عرصہ عدالت میں مفتی رہے پھر قاضی ہو گئے جس وقت قضا کا محکمہ تخفیف میں آیا تو اپنی دیانتداری ذہانت و ذکاوت، قوت استعداد کامل، سرعت انتقال ذہن اور حسن کارگذاری سے صدر میں صدر اعلیٰ مقرر ہو گئے بیشتر وقت مطالعہ میں صرف ہوتا تھا حضرت شاہ محمد کاظم قلندرؒ سے بیعت تھے ۷ ماہ ذی الحجہ ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۲ء کو کاکوری میں وفات پائی اور اپنے بھائی مفتی حکیم الدین خاں کے پہلو میں دفن ہوئے[۲۵]

مفتی خلیل الدین خاں بہادر سفیر شاہ اودھ خلف چہارم مولانا قاضی القضاۃ ۱۲۰۳ھ/۱۷۸۸ء کو کاکوری میں پیدا ہوئے۔ بدو شعور سے بہت ذہین و طباع تھے کچھ درسی کتابیں اپنے والد ماجد سے اور متوسطات اور انتہائی کتب مولوی روشن علی جونپوری سے پڑھیں۔ اپنے والد کے ہمراہ کلکتہ میں بھی رہے جب قاضی القضاۃ صاحب نے کتاب الجنایات والجرائم فتاوی عالمگیری کی شرح بسیط گورنر جنرل کے حسب فرمائش مرتب کی تو آپ نے بھی ممبر کونسل سٹر ہانگٹن کی فرمائش پر جو قاضی القضاۃ صاحب کے علوم عربیہ میں شاگرد تھے باب التعزیرات الدر المختار کی شرح فارسی میں لکھی یہ دونوں شرحیں گورنر جنرل کے حکم سے طبع بھی ہوئی تھیں۔ عربی کی فقرہ نگاری میں بڑا ملکہ تھا سفرنامہ میں اس سے متعلق ایک دلچسپ قصہ بھی مذکور ہے۔

۲۴۔ سفرنامۂ لندن ص: ۳۷۲، تذکرہ مشاہیر کاکوری ص: ۱۳۲

۲۵۔ ایضاً " ۳۷۳ " " : ۲۸۷-۹

علم حکمت وریاضی اور ہیئت میں اپنا مثل نہ رکھتے تھے حکام اعلیٰ کی تحریک پر شہور ضلع کانپور میں عہدہ اشتہ پر مامور ہوئے اپنی اقبال مندی کی وجہ سے ۱۲۴۱ھ / ۱۸۲۵ء میں بعمر ۴۸ سالی غازی الدین حیدر (۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۸ء تا ۱۲۴۳ھ / ۱۸۲۷ء) کے عہد میں پانچ ہزار روپیہ ماہوار پر عہدہ سفارت پر مقرر ہوئے۔ بہت سے رفاہ عام کے کام کئے۔ باوجودیکہ حکیمانہ طبیعت تھی تقویٰ و زہد میں اپنے عہد میں یگانہ تھے۔ آپ کی تصانیف ہیں۔

۱۔ شرح باب التعزیرات درمختار بزبان فارسی

۲۔ رسالہ در تحقیق مرض ہیضہ بزبان عربی

۳۔ مراۃ الاقالیم قواعد فن ہیئت میں فارسی زبان میں غازی الدین حیدر کی فرمائش پر تحریر کی۔

۴۔ رسالہ در بیان جغرافیہ طرق وشوارع احاطہ اودھ بزبان فارسی

۵۔ رسالہ طول البلد و عرض البلد وغایتہ الہما۔

بیعت حضرت شاہ میر محمد قلندر (م ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء) برادر خورد حضرت شاہ محمد کاظم قلندر[۱] سے تھے۔

۱۵ ماہ جمادی الاول ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء کو ۸۷ سال کی عمر میں کاکوری میں وفات پائی اور خانقاہ کاظمیہ کے نزدیک اپنے باغ میں مدفون ہوئے۔

قطعہ تاریخ وفات مولوی محی الدین خاں ذوق نے کہی۔

فغاں کامروز مولانا خلیل الدین ذوقا — نہادہ داغ حسرت بر دل آں علم جلیل ما[۲]
بسال رحلت آں عمدہ منزل زد رقم کلکم — بیئے گلچیں زانو ارجنانی آمد خلیل ما

۱۲۸۱ھ

---

[۱] سفرنامہ لندن ص: ۲۷۵ تذکرہ مشاہیر کاکوری ص: ۱۴۶-۵۱

تصانیف :- قاضی القضاۃ مولانا نجم الدین علی خانؒ نے درج ذیل تصانیف تحریر کیں۔

۱۔ شرح کتاب الجنایات والجرائم فتاویٰ عالمگیری۔ یہ بسیط شرح آپ نے نواب گورنر جنرل کی ایما و فرمائش پر لکھی تھی تمام انگریزی عدالتوں میں جس قدر فیصلے ہوتے تھے وہ سب اسی شرح کی بنا پر ہوتے تھے۔ یہ شرح سرکار انگریزی کے حکم سے کلکتہ میں فارسی زبان میں طبع ہوئی تھی۔

۲۔ رسالہ ستۃ الجبریہ فی الجبر والمقابلۃ : اس رسالہ میں اہم مسائل جبر و مقابلہ کا حل لکھا ہے اور خود ہی اس رسالہ کی فارسی شرح بھی لکھی جو معہ اصل متن کے کلکتہ سے طبع ہوئی۔

۳۔ رسالہ در بیان تناسب اعضائے انسانی

۴۔ رسالہ در بیان سعد و نحس

۵۔ شرح اخلاق جلالی

۶۔ رسالہ انساب

۷۔ کشکول موسومہ بہ بیاض رشک ریاض : یہ غیر مطبوعہ ہی ایسا کہ سفرنامہ کے مولف لکھتے ہیں کہ افسوس کہ یہ بیاض چھپ نہ سکی ہے ورنہ بڑی مفید عام تالیف ہوتی۔ کیونکہ اس میں متعدد علوم و فنون کے بہت بسیط مضامین و مباحث درج ہیں آپ کے عربی و فارسی اشعار اور قصائد بھی درج ہیں اس بیاض کو دس محافل پر منقسم کیا ہے۔ مثلاً محفل اول علم تفسیر سے متعلق محفل دوم علم حدیث سے متعلق ہے الخ۔

ان تصنیفات و تالیفات کے علاوہ معقولات کی کتابوں پر آپ کے حواشی بھی ہیں عربی نثر نگاری بھی بے تکلف کرتے تھے۔ قارئین کی دلچسپی کے خیال سے نوشتہ دہ مثال معہ ترجمہ کے درج ہے جسے نواب رضا حسن خاں علوی کاکوروی (۱۲۲۶ھ/۱۸۱۱ء — ۱۲۶۶ھ/۱۸۵۰ء)

نے مطارح الاذکیا (عربی) میں نقل کیا ہے درج ذیل عبارت سے جہاں آپ کی نثر نگاری پر قدرت کا اندازہ ہوتا ہے وہاں تاریخ گوئی میں ملکہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً توفی الادیب المحقق والادیب المدقق القسیس وحید دهره وفرید عصره سند الشعراء والمع الفصحاء سابغاً سوغ الاثیر الاحمر انشائه الفائق المنیع و ناظماً نظم الدرر والجواهر شعره الرائق البدیع ناثراً لمن یحضره نخب النوادی لالی اشعار باللسان الفارسی والنادی الشیخ غلام قطب الدین العباسی اله آبادی سلخ ذیقعدة المنسلکة فی شهور السنة السابعة والثمانین الواقعة فی المائة الثانیة من

بعد حمد وسلام کے واضح ہو کہ محقق ادیب مدقق فاضل جو اپنے زمانے میں یکتا اور منفرد تھے، شعرا کے لئے سند اور فصحا میں سب سے زیادہ فصیح اور کندن کے مثل تھے۔ ان کی نثر نہایت بلند پرواز اور نظم موتی اور جواہرات کی طرح مرصع ہوتی تھی۔ ان کے اشعار بڑے نادر زمانہ میں وہ ان لوگوں پر جو ان کی مجلسوں میں حاضر ہوتے اپنے فارسی اشعار جو موتیوں کے مانند ہیں بکھرتے تھے۔ ان کا نام شیخ غلام قطب الدین عباسی الہ آبادی[۲۸] تھا ان کی وفات ذیقعدہ کی آخیر تاریخ ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۴ء کو اس وقت ہوئی جب کہ وہ اپنے

۲۷- نواب رضا حسن خاں سے متعلق احقر کا مضمون "ایک جواں مرگ گمنام فاضل اجل رضا حسن خاں علوی کاکوروی" ماہنامہ "برہان" ندوۃ المصنفین دہلی ماہ نومبر ۱۹۸۳ء ملاحظہ ہو۔ صفحہ ۱۲

۲۸- شاہ غلام قطب الدین الہ آبادی بن شاہ محمد فاخر بن شیخ خوب اللہ الہ آبادی کم محرم ۱۱۳۸ھ / ۱۷۲۵ء کو پیدا ہوئے علوم ظاہری کی تعلیم مولوی برکت اللہ الہ آبادی کی خدمت میں رہ کر کی۔ اپنے والد کے مرید و خلیفہ تھے مثنوی نان وقلیہ (درجواب نان وحلوہ) اور بستان الحنفیہ نیز ایک فارسی دیوان ان کی یادگار ہیں۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے قبہ کے داہنی جانب مدفون ہوئے۔

الالف الثانی من الهجرة
النبویة علی صاحبها آلاف
الصلوة والتحیة بعد ماخرج
من وطنه المالوف مریداً
لاداء حج بیت الله وزیارة
قبر نبیه ومصطفاه فی رفقة صلحاء
وتبعة اتقیاء وطے مراحل البر الی
ان قصد غارب مرکب البحر فلما
وصل الی بلاد الحجاز ونزل
من ظهر ذلك الجماز ولم یکن
حینئذٍ آوان الحج واداء نسك
الثج والعج فی المکة المعظمة لیعتمر
فاما فیه شهوراً ثم سار فی
الطیبة الطیبة زادها الله تعالی
بهاء ونوراً حتی تشرف بتقبیل
عتبة النبی علیه الصلوة والسلام
وزیارة قبور بعض صحابته
واهل بیته المدفونین فی ذلك
المقام واذا اقترب الموسم فرحی
معادوا الی امّ القری فلحقه
فی بعض منازلها الوبیل

وطن سے عزم حرمین کی زیارت کے ارادہ
سے نکلے تھے بہت سے نیک اور متقی
حضرات ان کی ہم نشینی و ہم سفری میں تھے
انھوں نے خشکی کے راستہ سے
سفر طے کیا جب وہ حجاز پہنچے اور اونٹوں
کی پشت پر سے اترے تو چونکہ
حج اور اس کے ارکان ادا کرنے کا
موقع و موسم نہ تھا لہذا وہ مکہ معظمہ
میں عمرہ کی نیت سے مقیم ہوئے۔
اور کئی ماہ بعد مدینہ طیبہ (اللہ اس
کی قدر و منزلت میں اضافہ فرمائے)
یہاں تک کہ آستانۂ روضۂ مبارکہ
صلی اللہ علی ساکنہ وسلم کو بوسہ دینے
سے اور ان صحابہ و اہل بیت اطہارؓ
کے مزارات کی زیارت سے جو وہاں
مدفون ہیں مشرف ہوئے۔ جب حج
کا زمانہ آیا تو مکہ مکرمہ واپس ہوئے
لیکن راستہ میں بدہضمی کے مرض میں
مبتلا ہوئے اور کوچ کا نقارہ بج گیا
قضائے برتر نے ان کو اسی سر زمین
مبارک میں موت کا نشانہ بنا لیا

رب عليه طبل الرحيل
ان اماته الله في تلك البقعة
اركة ودفن هناك الهم
ن عنه منتهى كرمك ورضاك
درة وعليه سبحانه اجره
ه وقعت الآية الكريمة
من يخرج من بيته مهاجرا
الله ورسوله ثم يدركه الموت
وقع عليه اجره على الله
ن الله غفورا رحيما » للعه

نزلت في جندب بن حمزة
بنوه على سريره متوجها
المدينة فلما بلغ التنعيم
ف على الموت فصفق
نه على شماله تعالى اللهم
ه لك وهذه لرسولك و
على ما بايع عليه رسولك
حميدا كما ذكرت
ضاوي وغيره من كتب التفاسير
سلة نشان ذلك العالم الهمام
بر القمقام بل يخرج منهما

اور وہیں دفن ہوئے۔ اللہ اُن سے اپنی
انتہائی مہربانیوں کے ساتھ راضی ہو۔ ان کی
خوبی اللہ ہی کے لئے ہے اور وہی ان کو اجر دیگا
اس آیت کریمہ سے ان کی تاریخ
وفات نکلتی ہے "جو اللہ اور اس
کے رسول کی جانب ہجرت کرتا ہے ہوا
نکلا پھر اُسے موت نے آلیا تو اس کا
ثواب اللہ کے ذمہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ بڑا
بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے"

یہ جندب بن حمزہ رض کے حق میں نازل
ہوئی تھی جب ان کے بیٹے انھیں
پلنگ پر اُٹھا کر مدینہ طیبہ کی طرف
روانہ ہوئے تھے لیکن جب مقام تنعیم
میں پہنچے تو قضا آگئی انھوں نے اپنا
دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور
کہا اے اللہ یہ تیرا ہاتھ ہے اور یہ
تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہاتھ میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس
پر تیرے رسول صلعم نے بیعت کی تھی
جیسا کہ بیضاوی اور دوسری کتب تفاسیر

تاریخ عام وفاته بصنعة غريبة
معجبة الافهام و طريقه: ان
يقال في معنى قوله تعالى ومن يخرج
من بيته ان لفظ من باعتبار عدده
الذى هو تسعون يخرج من عدد
لفظ بيته اربع مائة وسبعة و
عشرون مهاجراً الى الله ورسوله
والحال انه يهاجر مجموع ذلك
الى الله ورسوله من جهة اعداده
التى هى اربعمائة واربعة عشر
الى تلك الاعداد الباقية بعد
الاخراج فتصير سبعمائة وواحدا
واربعين ثم يدركه الموت اى
يصله عدد لفظ الموت وهو
اربعمائة وستة واربعون
فالمجموع الف ومائة وسبعة
وثمانون الذى هى سنة ارتحال
ذلك العلام الى دار السلام و
ليعلم ان ذلك تقدير العزيز العليم
حيث ودع ركاز هذا البديع فى زاويا
كلامه القديم يستخرجه المعتصم

میں مذکور ہے۔ اُنھوں نے اپنی موت
پائی۔ اس بڑے عالم کے مرتبہ
کے لائق اس آیتہ سے ہی اُن کی
تاریخ وفات نکلتی ہے اس کا طریقہ
یہ ہے کہ مِن کے ۹۰ عدد بیتہ
کے ۴۱۷ میں سے نکال دیجئے تو
۳۲۷ باقی بچے اور الی اللہ و
رسولہ کے ۴۱۴ عدد اس میں
جوڑ دیئے تو ۷۴۱ ہوگئے پھر اس کے
ساتھ موت کے عدد ۴۴۶ جوڑے
تو کل مجموعہ ۱۱۸۷ ہوگیا۔
اور یہی اس بڑے عالم کی
تاریخ وفات ہے اور یہ
پروردگار بزرگ و برتر کی
قدرت ہے کہ اس کے
کلام سے یہ عجیب تاریخ
دستیاب ہوئی جس کو
اس دین متین کی مضبوط
رسّی پکڑنے والے محمد
نجم الدین اللہ اور
اس کے ماں باپ کی بخشش

مبلہ المنین عبدہ محمد نجم الدین فرمائے اور اس کے ساتھ
فی لہ ولا بویہ و احسن الیھا اچھا سلوک فرمائے نے برآمد
الیہ والہ کیا ہے ۔

تعمیہ سے تاریخیں ایسی عمدہ تالیف کرتے تھے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتیں ۔

نمونۃً دو مزید درج ہیں :۔

آپ کے شیخ طریقت حضرت کلید عرفان سیدنا شاہ باسط علی قلندر الہ آبادیؒ ور ان کی اہلیہ صاحبہ کا وصال ایک ہی روز اور ایک ہی وقت ہوا[30]

چنانچہ آپ نے فاسکن انت و زوجک الجنۃ ابدا سے سنہ وفات ۱۱۹۶ھ نکالا ۔ شاہ باسط علی قلندر الہ آبادیؒ اور اہلیہ صاحبہ کے زار کے سرہانے یہی تاریخ بخط نسخ لکھی ہوئی ہے ۔

حضرت شاہ محمد کاظم قلندر کاکوروی آپ کے برادر طریقت کا ۱۲۲۱ھ میں رصال ہوا جس پر آپ نے بہ تعمیہ تاریخ نکالی ھو خالد فی الجنات[31]

شاعری : قاضی القضاۃ نے اپنے صاحب زادوں اور سبوق الذکر تالیفات کے علاوہ اپنا عربی و فارسی کلام بھی اپنی یادگار چھوڑا ہے آپ کو عربی و فارسی دونوں زبانوں میں یکساں قدرت حاصل تھی ذیل میں نمونۃً آپ کا عربی و فارسی کلام پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین کو موصوف کی علمی قابلیت، ذہنی صلاحیت، قوت فکر اور عبقریت کا اندازہ

---

۲۹ ۔ مطالع الاذکیاء و ہدیۃ الاحیاء ۔ رضا حسن خاں کاکوروی ص : ۸۰ ۔ ۷۷

للعہ ۔ سورۂ نساء رکوع ۱۴ آیۃ اخیرہ

۳۰ ۔ تفصیل کے واسطے ملاحظہ ہو اذکار الابرار مولانا شاہ تقی حیدر قلندر علوی خانقاہ کاظمیہ کاکوروی ص : ۳۰۸

۳۱ ۔ اذکار الابرار ص ۳۵۴

ہوسکے۔ آپ کا کلام شوخی، لطافت، رقت قلب، سلاست، برجستگی اور آپ کے ذوقِ سلیم کا ترجمان ہے، ذیل میں ایک مناجات درج ہے جو حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رض کی طرف منسوب ہے۔ اس کا مخمس آپ نے کیا ہے جس میں دستور کے موافق اوّل تین۳ مصرعے آپ کے اور آخری دو۲ حضرت رضی اللہ عنہ کے ہیں۔

ذھب النفس لی عن السدد اعجزتنی ولیس ملتحد
سوء ھاساقنی الی الاود یاحبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

یارسولی مقامک ارفع انا داع ببابک فاسمع
قیلک فی شفاعتی انجع کن رحما لذلتی واشفع
یاشفیع الوریٰ الی الصمد

یوم للمرء شانہ یغنی یوم من حلیتی یفر اخی
یوم عنی البنون لاتجزی اعتصامی سوا جنابک لی
لیس یا سیدی من الاحد

انا فی الابتلاء بالدائین انتجی باشفاء من ھاتین
علة الفقر والذنوب فاین غیرمن والعلیس فی الدارین
لعلیل ذلیل معتمد

من یکثر ایا ھدی الکونین فارتجا ئی لان بقلب لین
صلوات علیک فازیدین صلوٰتی علیک فی الماوین
کان متجاوزاً عن العدد

وعلی سیدة النساء قدراً بنت طٰہٰ کفی بھا فخرا
ثم سبطیہ طہرا طہرا وعلی اھل بیتہ طرا

وعلی آلہم الی الابد

هم سماء الهدی لقد انوا بدلوا جهدهم وما آنوا

امما عن ضلالة صانوا وعلی التابعین هم کانوا

لخیام السداد کالوتد

وعلی خیر صحبة الاورع وعلی ذی الحیاء والاشجع

وعلی الاعدل الذی برع وعلی الصحب کلهم اجمع

هم نجوم الهدی الی الرشد

یا کرام العلی انا افقر منکم استعین کی اظفر

سائل فی جنابة الاطهر استغیثوا العاجز مضطر

ثم واخا یلکم الی المدد

معاصرین علما کے نزدیک آپ کا کیا مقام تھا اس کا اندازہ شیخ احمد یمنی شیروانی کی اُس عبارت سے ہوتا ہے جو انھوں نے آپ کا نمونۂ کلام درج کرنے سے پیشتر لکھی ہے :-

"وهو هذا قاضی القضاة الامجد محمد نجم الدین خان نجم الهدایت الثاقب مظهر المکارم والمناقب غطمطم العلوم العقلیة والنقلیة وسفینة النجات لمن اهتدی بانجم فضائله الجلیلة، فثاره شذور العسجد ونظامه من وقف علیه لم یلهج بغیر الصلوٰة والسلام علی محمد فمن لطایفه قوله[۳۲]

---

۳۲ - حدیقة الافراح : شیخ احمد الیمنی الشروانی ص :

قاضی القضات بزرگ محمد نجم الدین خاں رشد و ہدایت کے نجم ثاقب ہیں مکارم مناقب کے مظہر علوم عقلیہ و نقلیہ کے بحر ذخار ہیں ان کے لئے جو اُن کے فضائل جلیلہ کے ستاروں سے ہدایت چاہیں ہدایت اور نجات کا سفینہ ہیں ان کی نثر سونے کے بیش قیمت ریزوں کے مانند ہے ان کی نظم ایسی ہے کہ جو کوئی اس کو پڑھتا ہے وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے بغیر نہیں رہتا" ان کے بہترین اشعار میں سے یہ بھی ہیں ۔

لسلمیٰ جمالٌ کشمس الضحیٰ — لہا جبہۃ قبل ہلال بدیٰ
لقد فارقتنی بلا باعث — وداع الی نقض ذالک لہویٰ
جریٰ من عیونی سیول الدما — الی اللہ اشکو جری ماجریٰ
لہا قامۃٌ مثل سرو تمیل — یدہا کاغصانہ بالصبا
وما لاحظت خدمتی کالعبید — ولم توف اصلاً عہود الحمیٰ
وکانت لہا خلۃ مع صفا — عن القلب مازال تجلو القذیٰ
ولی دونہا ہیئۃ الاضطراب — کحوت عن الماء جاز الثریٰ

فیا ثاقب اصبر ولا تجزعن
لان النسا قل فیہا الوفی

تغزل، سلاست روانی اور برجستگی کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو :

صاد بالخال خلتی خلدی — کدنی کیدہا فیا کمدی
احرقتنی بنار وجنتہا — کلمتنی بہدبہا الاہدی
جاوز الصبر غایۃ یالیت — جورہا ینتہی الی ابدی
نقضت عہدی یوما اذ وضعت — کفہا بالوشام فوق یدی
واعدتنی زوا رتی زوراً — لیلۃ مارقدت فی الرصدی
فاذا اخلفتہ ثم شکوت — انشدت فی الجواب بالعدد

قول سلمیٰ و من یضاهیها   فی المواعید غیر معتمد

مندرجہ بالا مثالوں سے قاضی القضاۃ صاحب کی قدرت کلام اور رقت قلب کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ مندرجۂ ذیل فارسی کلام کے نمونہ سے اندازہ ہوگا کہ ان کا فارسی کلام بھی کس قدر لطیف اور اہلِ زبان کی طرح نوک پلک سے آراستہ و پیراستہ ہے۔

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں کہتے ہیں:

نبی کہ خلق دو گیتی برائے آں باشد   وجود کامل او ختم مرسلاں باشد
چناں کہ نامہ نویسند و بعد اتمامش   کنند مہر کہ محبت بدیگراں باشد
نمود مہر نبوت خدا بظہرش ثبت   کہ اختتام رسالت بروعیاں باشد

بر پشت فرس بر شدہ در خانۂ زیں باش   با سیر و تماشائے جہاں خانہ نشیں باش
بر مائدہ اہل دول دست میندا ز   از مکسب خود قانع یک نانِ جویں باش
کو ملحد بے باک کجا زاہد یا بس   مگزیں رہ مشتاق نہ آں باش نہ ایں باش
با دل کہ زمن دوری صد مرحلہ جست   گفتم کہ زمن دور ز دلدار قریں باش
ثاقب بفغاں است ز مصراع نظیری   بر غم زدہ خندہ زدم گفت حزیں باش

نگاریں پوش شاہ آمد تزئینے بہ تزئینے   بہ شہر از گل رخاں بستند آئینے بہ آئینے
در ایام خزاں برخورد گلچینے بہ گلچینے   بیاد گل ہم آغوش است غمگینے بہ غمگینے
بہ ترک چشم سازش کردہ کافر کیش زلف او   پے قتلم بہم گردید بیدینے بہ بیدینے
چہ خط بر داشتم از طالع مسعود خود یک شب   چو ہم پہلو شدم شد بزم رنگینے بہ رنگینے
چہ سحر آوردہ ثاقب کہ سخن سنجاں   بیاپے می رسد در گوش تحسینے بہ تحسینے

اے دولت خانہ روشن ز فروغ ایماں — بل سماء زہرت فیہ نجوم العرفاں
کے کمالات ترا وصف توانم گفتن — قد تخلقت باخلاق جناب سبحاں
من طالبش بہر درے پیوستم — از دست کسے نداد مطلب دستم
یک جذبہ ز دوست کار من کرد تمام — المنۃ للہ کہ ز مطلب رستم

مراجع و مصادر کتب :-

(۱) "سفرنامہ لندن" یعنی تاریخ انگلستان۔ مولوی مسیح الدین خاں علوی سفیر شاہ اودھ (مخطوطہ) اردو کتب خانہ انوریہ خانقاہ کاظمیہ کاکوری

(۲) "بیاض" ڈپٹی امیر حسن صدیقی کاکوروی (مخطوطہ) اردو کتب خانہ انوریہ — خانقاہ کاظمیہ

(۳) "شجرات الانساب" مولوی ممتاز الدین حیدر کاکوروی (مخطوطہ) اردو۔ کتب خانہ انوریہ

(۴) "باقیات الصالحات" مولوی ممتاز الدین حیدر کاکوروی (مخطوطہ) اردو

(۵) رپورٹ بابتہ مسائل تعلیم مسلمانانِ ہند۔ مولوی مسیح الدین خاں علوی سفیر شاہ اودھ۔ مخطوطہ۔ سرسید اکاڈمی سرسید ہاؤس مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

(۶) "نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن" شیخ احمد الیمنی الشروانی عربی (مطبوعہ)

(۷) "حدیقۃ الافراح" " " " " " "

(۸) "نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر" علامہ سید عبدالحی الحسنی " "

(۹) "مطارح الاذکیا، و ہدیۃ الاخیار" نواب رضا حسن خاں علوی " "

(۱۰) "تذکرہ علمائے ہند" ۔ مولوی رحمٰن علی فارسی (مطبوعہ)
(۱۱) "تذکرہ مشاہیر کاکوری" مولانا حافظ شاہ علی حیدر قلندر کاکوروی اُردو ״
(۱۲) "مفتاح التواریخ" طامس ولیم بیل فارسی ״
(۱۳) "آئینہ اودھ" سید شاہ ابوالحسن اُردو ״
(۱۴) "تذکرہ صبح گلشن" نواب علی حسن خاں سلیم فارسی ״
(۱۵) "اذکار الابرار" مولانا شاہ تقی حیدر قلندر کاکوروی اُردو ״

صدیقِ اکبرؓ

(مؤلفہ مولانا سعید احمد اکبر آبادی)

خلیفہ اوّل کی سیرت اور حالات وواقعات پر جسے امت مسلمہ خیر البشر بعد رسول اللہ مانتی ہے جس نے خلافتِ راشدہ کی بنیادیں مضبوط کیں اور جس کے کارنامے آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں یہ ایک جامع اور محققانہ کتاب پیش کی جا رہی ہے جس میں حضرت صدیقؓ کی سیرت کے جملہ خد و خال کے علاوہ آپ سے متعلق تاریخی دینی اور سیاسی مسائل پر تحقیقی بحثیں کی گئی ہیں کاغذ و طباعت عمدہ بڑی تقطیع صفحات ۴۸۰

قیمت غیر مجلد ۱۵ قیمت مجلد -/۴۵ ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی